السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی عراف (غیب دانی کے دعویدار) سے سوال کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی عراف سے سوال کرنا تین طرح سے ہوسکتا ہے:

اول:۔۔ یہ کہ اس سے سوال کرے اور اس کی تصدیق کرے تو یہ حرام ہے بلکہ کفر ہے۔ کیونکہ اس کی تصدیق میں قرآن کریم کی تکذیب ہے۔

دوم:۔۔ یہ کہ اس کی آزمائش اور امتحان کے لیے کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا، بغیر اس کے کہ اس کی کسی بات کی تائید کرے، تو یہ جائز ہے، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے پوچھا تھا ''میں نے دل میں کیا چھپایا ہے؟'' تو اس نے کہا کہ ''الدُخ'' تو آپ نے فرمایا: ''دفع ہو جا، تو اپنی حد سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتا۔'' (صحيح بخاري، كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبى فمات ۔۔۔ حدیث: 289۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب ذکر ابن صیاد، حدیث: 2930۔) آپ کا یہ سوال محض اس کا امتحان لینے کے لیے تھا، نہ کہ اعتماد کے لیے۔

(سوم:۔۔ یہ کہ اس کی عاجزی اور اس کا جھوٹ نمایاں کرنے کے لیے اس سے سوال کرے، تو یہ ہونا چاہئے بلکہ کبھی یہ واجب بھی ہو جاتا ہے۔ (محمد بن صالح عثیمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 110

محدث فتویٰ